چہل حدیث

برائے اطفالِ مکتب

اوّل

محمد شاہد علی مصباحی

روشن مستقبل دہلی

نام کتاب : چہل حدیث (برائے اطفال مکتب)

مرتب : محمد شاہد علی مصباحی

نظر ثانی : مولانا فیضان سرور مصباحی

صفحات : ۴۸

تعداد : ۱۱۰۰

مرتب کا رابطہ:

محمد شاہد علی مصباحی

9039778692

فہرست

✲✲✲✲

کلماتِ خیر

ادیب باکمال حضرت مفتی فیضان سرور مصباحی زید فضلہ

''اربعین نویسی'' کی تاریخ اور ''چالیس حدیثیں''

''اربعین نویسی'' کی تاریخ بہت قدیم ہے؛ جس کے ذریعے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیس ارشادات، فرامین ومعمولات اور خاموش تائیدات یکجا انداز میں شائع کی جاتی ہیں۔ ''اربعین'' یہ "أربعون حدیثاً" کی تخفیفی صورت ہے۔ اسے ''کتاب'' سے جوڑ کر "کتاب الأربعین" بھی لکھا اور بولا گیا۔ یہی نام اب اردو و فارسی میں ''اربعین'' کے نام سے مشہور و متعارف ہے۔ اسے عربی زبان میں "اربعین" اور "أربعینی" بھی لکھا جاتا ہے۔ جب کہ فارسی میں ''چہل حدیث'' اور اردو میں ''چالیس حدیثیں'' کی اصطلاحات رائج ہیں۔

دوسری صدی ہجری سے لے کر اب تک کثیر تعداد میں محدثین عظام، فقہائے اسلام اور علمائے کرام نے چالیس احادیث جمع کر کے اسے اُمت تک پہنچانے کا اہتمام فرمایا ہے۔ امام نووی کے بقول ''اربعین نویسی'' کے باب میں اوّلیت کا سہرا امام عبد اللہ بن مبارک مروزی {متوفی: ۱۸۱ھ} کے سر سجتا ہے۔ پھر امام بیہقی {م: ۴۵۸ھ}، امام غزالی {۵۰۵ھ}، علامہ طائی ہمدانی {۵۵۵ھ}، علامہ ابن عساکر دمشقی {۵۷۱ھ}، علامہ ابو طاہر سلفی اصفہانی {۵۷۶ھ}، امام فخر الدین رازی {۶۰۶ھ}، حکیم فیلسوف موفق بغدادی {۶۲۹ھ}، شیخ محمد یمنی بطال (۶۳۰ھ)، حافظ جمال اندلسی {۶۶۳ھ} اور امام شرف نووی {۶۷۶ھ} وغیرہ سینکڑوں جلیل القدر علما و محدثین نے چمنستانِ حدیث کی سیر کر کے ۴۰ رگلہائے رنگارنگ کا انتخاب کیا۔ اور پھر ان کی خوشبوؤں سے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشامِ جاں کو معطر و خوشبودار بنا دیا۔

خدمتِ حدیث کے میدان میں ہند کے علمائے کرام کا بھی ایک بڑا حصہ رہا ہے۔

خاص ''اربعین نویسی'' کے باب میں مسند الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی {۱۱۷۶ھ} اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی {۱۳۴۰ھ} کا نام پیش کیا جا سکتا ہے۔

اسلاف کی یہ تمام تر کوششیں دراصل ان احادیث کریمہ کی پیروی میں ہیں؛ جن میں نبی کریم ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نے سنّت اور دین سے متعلق چالیس احادیث حفظ کرنے والوں کو اور انھیں لوگوں تک پہنچانے والوں کو شفاعت، مغفرت، جنت میں رفاقت اور رتبۂ شہادت کی خوش خبریاں عطا فرمائی ہیں۔

''اربعین'' کے فضائل پر مشتمل یہ احادیث کئی سندوں سے آنے کی وجہ قوی ہیں، اور اُمت کے نزدیک درجۂ قبولیت پر فائز ہیں۔لہٰذا اس بارے میں چوں وچرا کی گنجائش نہیں۔

زیر نظر رسالہ ''چالیس حدیثیں'' بھی اسی سنہرے سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ جنھیں حضرت مولانا محمد شاہد علی مصباحی [ولادت: ۱۹۹۱ء، جالون اتر پردیش، ہند] نے بڑی سلیقہ مندی سے ترتیب دیا ہے۔

مؤلف موصوف نے یہ کتاب مکتب کے چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے ان کی ذہنی سطح کو سامنے رکھ کر ترتیب دی ہے۔اسی لیے کتاب کا لب ولہجہ بھی حد درجہ سہل وآسان رکھنے کی کوشش کی ہے۔جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب بھی نظر آتے ہیں۔اس کتاب کے مطالعے کے دوران اہلِ ذوق خوب محسوس کریں گے کہ جن جن موضوعات سے متعلق روایات کا انتخاب اس کتاب میں شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے؛ وہ دورِ حاضر میں کس قدر اہم اور ضروری ہیں۔مکتب کے معلمین اگر ان احادیثِ کریمہ کو بچوں کو زبانی یاد کرا دیں؛ تو یہ بھی اسلام کی بہت بڑی خدمت ہوگی۔اللہ تعالیٰ مؤلف موصوف اور معلمین کرام سبھی کو اپنی عافیت میں رکھے۔آمین ثم آمین، یارب العالمین! بجاہ سید المرسلین ۔صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

والسلام

فیضان سرور مصباحی

جامعۃ المدینہ اورنگ آباد (بہار)

ا رمحرم الحرام ۱۴۴۴ھ

حدیث نمبر:1

نیت درست رکھو!

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، یَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَإِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَا نَوَی...الخ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر عمل کا نتیجہ انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا... (صحیح بخاری)

پیارے بچو! اوپر بیان کی گئی حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ جیسی نیت ہوگی ویسا ہی پھل ملے گا۔ ہم نماز، روزہ، حج، زکوۃ، صدقات وغیرہ کوئی بھی عمل کریں؛ ثواب اُسی وقت پائیں گے جب کہ ہماری نیت ثواب کی ہوگی؛ دکھاوا وغیرہ کی نہیں۔

پیارے بچو! ہم کتنا ہی اچھا کام کیوں نہ کریں مگر نیت اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کی نہیں تو اس عمل پر کوئی ثواب نہیں ملنے والا۔

آپ لوگ جب بھی کوئی کام کریں، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کے لیے کریں، کسی کو دکھانے، نام ونمود یا کسی اور مقصد کے لیے نہیں۔

☆☆☆☆☆

حدیث نمبر:۲

عبادتوں میں دِکھاوا

وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ، وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص دکھلاوے کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اُس نے شرک کیا، جو شخص دکھلاوے کی خاطر روزہ رکھتا ہے تو اُس نے شرک کیا، اور جو شخص دکھلاوے کی خاطر صدقہ کرتا ہے تو اس نے شرک کیا۔''

دونوں احادیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔(مشکوۃ المصابیح)

عزیز بچّو! کئی لوگ اس لیے نماز پڑھتے ہیں کہ لوگ انھیں نمازی کہیں، اس لیے روزہ رکھتے ہیں کہ لوگ انہیں روزہ دار سمجھیں اور اس لیے صدقہ کرتے ہیں کہ لوگ انھیں بڑا دانی اور داتا کہیں۔ لیکن یاد رکھو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جس نے دکھاوا کے لیے نماز پڑھی، روزہ رکھا یا صدقہ کیا اُس نے شرک کیا؛ یعنی: اس عمل میں دوسروں کو شریک کر کے اعمال برباد کر لیے۔

عزیز بچّو! آپ لوگ جب بھی کوئی عبادت یا کوئی نیک کام کریں تو دکھاوا کی نیت ہرگز نہ کریں بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے کی نیت کریں۔

حدیث نمبر: ۳

اسلام کے پانچ ارکان

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ: شَھَادَةِ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَاِقَامِ الصَّلَاةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکَاةِ وَحَجِّ الْبَیْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اللہ تعالی کے ہی معبودِ برحق ہونے کی شہادت دینا، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! اس حدیث پاک میں مذہب اسلام کے پانچ بنیادی ارکان کا ذکر ہے۔ پہلا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، دوسرا: نماز قائم کرنا، تیسرا: زکوۃ دینا، چوتھا: خانۂ کعبہ کا حج کرنا، پانچواں: ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

ان پانچ ارکان پر ایمان رکھنا اور ان پر عمل کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۴

قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔ (صحیح بخاری)

پیارے بچّو! قرآنِ مقدس اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب ہے، اور وہ ہمارے لیے مشعلِ راہِ ہدایت بھی ہے۔

قرآن خود کہتا ہے: "هُدًى لِلنَّاس" یعنی قرآن انسانوں کے لیے ہدایت ہے۔ جب قرآن ہمارے لیے ہدایت ہے تو ہمیں چاہیے کہ قرآن کریم کو سیکھنے اور اس کا معنی و مفہوم سمجھنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہم قرآن مقدس کی تعلیمات سے اپنی دنیا و آخرت بنانے کے ساتھ اس حدیث پاک میں بیان کی ہوئی بشارت کے بھی مستحق ہو جائیں۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر:۵

دین کی سمجھ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله تعالیٰ عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر و بھلائی کا ارادہ کرتا ہے، اُس کو دین میں سمجھ عطا کر دیتا ہے۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! اپنے خالق و مالک کا ہزار مرتبہ شکر ادا کرو کہ اُس نے آپ کو تعلیم دین کی راہ میں لگا دیا ہے۔

نیز خوب محنت اور لگن کے ساتھ دین کی تعلیم کے ساتھ، دین کی سمجھ بھی حاصل کرو۔ کیونکہ اللہ عزوجل نے آپ کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمالیا ہے، اسی لیے آپ کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس سے بہتر آپ کے لیے اور کیا ہوسکتا ہے کہ خود خالقِ کائنات آپ کی بھلائی کا ارادہ فرمائے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:٦

اچھا اسلام

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ اَبِيْهِ رضی الله عنه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ۔

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بندے کے اسلام کا حُسن یہ ہے کہ وہ لایعنی (غیر ضروری) چیزوں کو چھوڑ دے۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! ہم جو کچھ بھی کرتے ہیں اُن میں سے کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو ہمیں فائدہ پہنچاتی ہیں اور کچھ چیزیں نقصان، کبھی اس نقصان کا اثر نظر آتا ہے اور کبھی نہیں، لیکن جب تک احساس ہوتا ہے تب تک بہت کچھ بگاڑ پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔

اس حدیث پاک نے ہمیں ایسے نقصان سے بچنے کے لیے اُصول دے دیا کہ جو بھی غیر ضروری اور لایعنی چیزیں ہیں اُن کو ترک کرنا ہی بندے کے اسلام کا حُسن اور خوب صورتی ہے۔

پیارے بچّو! اس حدیث مبارکہ میں بتائے ہوئے اُصول پر چل کر جب ہم غیر مفید اور لایعنی چیزوں کو ترک کر دیں گے تو ہم صرف مفید اُمور پر ہی عمل پیرا ہوں گے اور یہی کامیابی کی کنجی ہے۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر: ۷

آخری نبی

عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: .... سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "...میری اُمت میں عن قریب تیس جھوٹے (دعویدار) نکلیں گے، اُن میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے، حالانکہ میں خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی (دوسرا) نبی نہیں ہوگا۔"

(سنن ترمذی)

پیارے بچّو! اللہ رب العزت نے انسانوں کی رہنمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار یا دو لاکھ چوبیس ہزار نبی اور رسول دنیا میں مبعوث فرمائے۔

سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخر میں ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور اُن کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ خود قرآن مبارک میں اللہ عزوجل نے ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بتایا ہے اور اس حدیث پاک سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا جو ہمارے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یا بعد کے زمانے میں کسی اور کو نبی مانے، یا خود نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرے، وہ جھوٹا اور کافر ہے۔

حدیث نمبر:۸

نبی سے محبت

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیه و آلهٖ وسلم اَنَّهٗ قَالَ: ... لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:... کوئی آدمی اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک میں اُس کے نزدیک اُس کی اولاد، والد اور تمام لوگوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! ہمارے آقا و مولیٰ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی وجہ سے کائنات کو وجود بخشا گیا ہے، آپ ہی کی تعلیمات سے ہم نے اپنے پیدا کرنے والے رب کو پہچانا ہے، آپ ہی کے وسیلے سے ہم جنت جیسی عظیم اور کبھی نہ ختم ہونے والی نعمت سے مالا مال ہوں گے۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ اپنے بچوں، والدین اور تمام لوگوں سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں تبھی ہمارا ایمان کامل ہوگا۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۹

صحابہ کی عظمت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا: لَعْنَةُ اللّٰہِ عَلَى شَرِّكُمْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا بھلا کہتے ہوں تو کہو: اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔“

(سنن ترمذی)

پیارے بچّو! اس حدیث پاک میں صحابیوں کا ذکر ہے، تو سب سے پہلے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صحابی کسے کہتے ہیں؟

صحابی اُس مومن کو کہا جاتا ہے، جس نے ہمارے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایمان کی حالت میں دیکھا اور ایمان ہی پر اُن کا خاتمہ ہوا۔

اس حدیث پاک سے ہمارے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جاں نثار صحابیوں کا مرتبہ بتایا ہے کہ جو میرے صحابیوں کو بُرا بھلا کہے، اُس پر اللہ کی لعنت برستی ہے۔

پیارے بچّو! انسان کو چاہیے کہ کبھی بھی، کسی صحابی کی شان میں ہرگز ہرگز کوئی بُری بات نہ کہے، بلکہ بد گوئی کرنے والوں سے بھی دور بھاگے، ورنہ اللہ عز وجل اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوں گے۔

اور جو صحابۂ کرام کو بُرا کہیں؛ وہ دوستی اور رشتے داری کے قابل نہیں۔ کیوں کہ وہ ایسے بُرے لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت اُترتی ہے۔

حدیث نمبر:۱۰

زندگی بھر کے عمل سے بھتر

...مَشْهَدُ رَجُلٍ مِّنْهُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْبَرُّ فِيهِ وَجْهُهُ خَيْرٌ مِنْ عَمَلِ أَحَدِكُمْ عُمُرَهُ وَلَوْ عُمِّرَ عُمُرَ نُوحٍ.

صحابۂ کرام میں سے کسی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کرنا کہ جس میں اُس کا چہرہ غبار آلود ہو جائے؛ یہ زیادہ بہتر ہے اس سے کہ تم

میں کا کوئی شخص عمر بھر عمل کرے؛ اگرچہ اس کی عمر نوح علیہ السلام کی عمر کے مثل ہو۔ (سنن ابوداؤد)

پیارے بچّو! آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے تعلق سے حدیث پاک میں پڑھا کہ ان کے چہرے پر دین کی راہ میں دھول بھی لگ جائے تو وہ دھول لگنا ہماری عمر بھر کی عبادت سے بہتر ہے۔ اگرچہ ہماری عمر ایک ہزار سال سے بھی زیادہ کیوں نہ ہو جائے۔

پیارے بچّو! صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ادب بجالاؤ، اور اُن کی شان میں گستاخی کرنے سے بچو، اور اُن لوگوں سے بھی دور رہو جو صحابۂ کرام کے گستاخ ہیں۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر:١١

نماز کی اہمیت

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ... قَالَ: (النبی صلی اللہ علیہ وسلم) أَلا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ؟ قُلْتُ: بَلَى يَارَسُولَ الله، رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ، وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ...

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں دین کی اصل، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتا دوں؟'' میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اللہ کے رسول (ضرور بتائیے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دین کی اصل اسلام ہے اور اس کا ستون (عمود) نماز ہے...(ترمذی)

پیارے بچّو! نماز تمام عبادتوں میں سب سے اہم عبادت ہے۔ نماز تحفۂ معراجِ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ نماز فرضِ عین ہے، نماز بندے کو اپنے رب سے ہم کلام ہونے کا شرف بخشتی ہے اور نماز دین کا ستون ہے۔ جس نے نماز قائم کی، اُس نے اپنے دین کے ستون کو مضبوط کیا اور جس نے نماز ترک کی اُس نے اپنے دین کے ستون کو ڈھا دیا۔

پیارے بچّو! آپ لوگ کبھی بھی نماز چھوڑ کر اپنے دین کے ستون کو مت ڈھانا۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۱۲

رزقِ حلال

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”فرائض کے بعد کسبِ حلال کی تلاش بھی فرض ہے۔“ (مشکوۃ المصابیح)

آج کل حرام کمائی کے لیے طرح طرح کے ذریعے ایجاد کیے جا رہے ہیں، سود، اور جُوا کا نام اور شکل بدل کر لوگوں میں عام کیا جا رہا ہے۔ طرح طرح کے آن لائن جوا اور سٹا کے ایپلی کیشنز تیار کر کے ٹی وی اور موبائل کے ذریعے عوام تک پہنچائے جا رہے ہیں۔

ٹیم بنا کر پیسے لگانا، یا ٹیموں پر پیسے لگانا، یا لوڈو اور دیگر طریقوں پر پیسے لگانا وغیرہ مختلف صورتوں میں حرام ہیں۔ اِن تمام چیزوں سے ہر مسلمان مرد و عورت کو پرہیز کرنا لازم ہے۔

پیارے بچّو! ہمارے پیارے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حلال روزی کمانے اور کھانے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جتنے بھی طریقے حرام مال کمانے کے ہیں، اُن سب سے دور رہنا ضروری ہے۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر: ۱۳

دوست کا دین

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الرَّجُلُ عَلَى دِينِ خَلِيلِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ.

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔ (سنن ابوداؤد)

پیارے بچّو! بہت سے لوگ بد دین اور بے دین لوگوں سے بڑی محبت اور دوستی رکھتے ہیں، یہاں تک کہ اُن کو دین دار لوگوں پر بھی ترجیح دیتے ہیں۔ان کو چاہیے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ عالی شان پر عمل کریں اور اچھے اور نیک لوگوں سے دوستی کریں، تاکہ اس کا دین و مذہب سلامت رہے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۱۴

سود کھانے والے

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُؤْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت کی اور فرمایا: (گناہ میں) یہ سب برابر ہیں۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچّو! موجودہ دَور میں سود کے کاروبار کا رواج عام ہوتا جا رہا ہے اور اب دیکھنے کو ملتا ہے کہ مسلمان بھی اِس وبا میں ملوث نظر آتے ہیں۔ جب کہ اللہ عزوجل نے سود لینے والے، سود پر وکالت کرنے والے، سود کے لین دین کو لکھنے والے اور سود پر گواہ بننے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔

میرے عزیزو! آپ لوگ سود وغیرہ سے دور رہنا، کبھی بھی اس کے قریب مت جانا، حلال روزی کمانے کی کوشش کرنا۔

حلال روزی میں اللہ عزوجل نے خوب برکت رکھی ہے اور سود میں اللہ کی لعنت ہے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۱۵

صفائی آدھا ایمان

عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ...

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پاکی ایمان کا حصہ ہے۔'' (صحیح مسلم)

پیارے بچّو! یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ صفائی کتنی اہم چیز ہے اور اس کے بے شمار فائدے ہیں، مگر اس حدیث پاک کے ذریعے ہم آپ کے سامنے صفائی ستھرائی کا اسلامی تصور پیش کرنا چاہتے ہیں۔

مذہب اسلام میں صفائی ستھرائی کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اسی لیے نیند سے بیدار ہونے پر، کھانا کھانے سے پہلے اور پانچ وقت کی نمازوں سے پہلے صفائی ستھرائی کا خاص حکم دیا گیا ہے، اور صفائی و پاکیزگی کی اہمیت کو بتانے کے لئے صفائی کو ایمان کا حصہ بھی قرار دیا گیا ہے، لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ سب صفائی کا پورا خیال رکھیں، گندگی سے بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ صاف ستھرے رہ کر ایک بہتر، صحت منداور اسلامی معاشرہ تشکیل دیں۔

ہوسکے تو روزانہ غسل کریں، ناخن وقت پر تراشیں، کپڑے پاک وصاف رکھیں، اپنے کمرے، گھر، محلے، مکتب، اسکول اور مدرسہ کو صاف وستھرا رکھیں۔ خود بھی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں اور اپنے دوست واحباب کو بھی یہ حدیث پاک سنا کر صفائی کی ترغیب دیں۔

حدیث نمبر:۱۶

والدین کی نافرمانی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کی خبر نہ دوں۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ (صحیح بخاری)

پیارے بچو! ماں باپ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں، ان کی فرماں برداری میں نجات ہے اور نافرمانی میں عذاب۔ اس لیے آپ لوگ اپنے ماں باپ کے فرماں بردار بنیں۔

قرآنِ مقدس میں بھی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے، اُن کے لیے دُعا کرنے اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا والد کی رضا میں ہے اور اللہ جل جلالہ کی ناراضی والد کی ناراضی میں ہے۔ اس لیے اپنے والد اور والدہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں، اُن کی خدمت کر کے ان کو راضی کریں، تبھی اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہوگا۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۱۷

فسق اور کفر

عَنْ عَبْدِاللهِ (يَعْنِيْ ابْنَ مَسْعُوْدٍ) عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه و آله وسلم قَالَ: ((سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔)) قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ وَائِلٍ: أَنْتَ سَمِعْتَ مِنْ عَبْدِاللهِ قَالَ: نَعَمْ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتال کرنا کفر ہے۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! آپ نے حدیث پاک اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کیا، جس سے آپ کو بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا کہ مسلمان کو گالی بکنا بہت بڑا گناہ اور مسلمان کو قتل کرنا کافروں والا کام ہے۔

پیارے بچّو! آج کل دیکھا جاتا ہے کہ لوگ بات بات پر گالی گلوچ کرتے ہیں اور بعض نادان لوگ تو اپنے دوستوں سے بات کرتے ہوئے بھی ایک دوسرے کو گالی دیتے ہیں، ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

اپنے دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے ہوئے، یا غصے کے وقت کبھی بھی گالی گلوچ ہرگز نہ کریں۔ نہ ہی آپس میں لڑائی جھگڑا کریں کہ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں ہے۔

پیارے بچّو! ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب لوگ اپنے ماں باپ کو گالیاں بکیں گے۔ صحابۂ کرام نے تعجب سے پوچھا: یارسول اللہ! کیا لوگ اپنے

ماں باپ کو بھی گالیاں بکیں گے؟ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ دوسروں کے ماں باپ کو گالیاں بکیں گے اور دوسرے اِن کے ماں باپ کو گالیاں بکیں گے، تو گویا اِن لوگوں نے خود اپنے ہی ماں باپ کو گالیاں دیں۔ اس لیے کسی بھی صورت میں گالی گلوچ سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ گناہ ہونے کے ساتھ آپ کے اپنے ماں باپ اور بہنوں کی عزت کو بھی تار تار کرتا ہے۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

موبائل فون سے جسمانی مسائل

موبائل فون نیلی روشنی خارج کرتا ہے اور مستقل استعمال بچوں کی آنکھوں کو شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ نیلی روشنی نقصان دہ تابکاری ہے، جو آنکھوں کو کئی طرح سے نقصان پہنچاتی ہے۔ آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ آپ کے بچوں کی آنکھیں سرخ ہیں، وہ اپنی آنکھیں رگڑتے رہتے ہیں، یا وہ دھندلا نظر آنے کی شکایت کر سکتے ہیں۔ بدترین صورت میں، وہ آنکھوں کو مستقل طور پر زخمی کر سکتے ہیں۔ آنکھوں سے متعلق کسی بھی قسم کے مسائل کے لیے ماہر امراضِ چشم سے رابطہ کریں۔

اس کے علاوہ جوڑوں کے درد، گردن میں درد اور سر درد سے متعلق مسائل بہت عام ہیں۔ یہ بچوں پر موبائل فون کا پہلا نقصان دہ اثر ہے۔ جوڑوں اور پٹھوں سے متعلق کسی بھی قسم کی پریشانی کی صورت میں بہترین اور مستند ماہرین سے رجوع یہاں سے کریں۔

زیادہ ٹیکسٹ یا میسج ٹائپنگ ٹینڈو نائٹس بیماری کا باعث بن سکتی ہے۔ جس میں اعصاب اور پٹھوں کا کھنچاؤ شامل ہے۔ غلط طریقے سے موبائل پکڑنے کی وجہ سے یہ ہاتھوں، کمر اور گردن میں درد کا باعث بنتا ہے۔ پانچ سالہ مطالعے کے مطابق سیل فون کے زیادہ استعمال کے نتیجے میں بازو اور انگوٹھے میں ٹینڈو نائٹس اور فرسٹ کارپومیٹا کارپل آرتھرائٹس یعنی پٹھوں، اعصاب، جوڑوں، کارٹلیج اور ریڑھ کی ہڈی کی خرابی جیسے عضلاتی امراض پیدا ہوتے ہیں۔ عضلاتی امراض کی علامات کی صورت میں مستند اور قابلِ بھروسہ ماہرین سے رجوع یہاں سے کریں۔

حدیث نمبر:۱۸

بھائی کے لیے کیا پسند کرو؟

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہُ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قَالَ: لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّہُ لِنَفْسِہٖ مِنَ الْخَیْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: بندہ اُس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ خیر و بھلائی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! لوگ اپنے لیے تو بھلائی کی اُمید کرتے ہیں اور اپنے مسلمان بھائی کے لیے بُرا چاہتے ہیں، جب کہ یہ مسلمانوں کا طریقہ نہیں، لہٰذا آپ مؤمن بھائیوں کے لیے وہی پسند کریں جو اپنے لیے پسند کرتے ہوں۔

اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو اللہ عزوجل اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی ہوں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائی اور اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر:۱۹

قید خانہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچو! دنیا مومن کے لیے قید خانہ کی طرح ہے اور کافر کے لیے جنت کی طرح ہے۔ جس طرح قید خانہ آرام کرنے کی جگہ نہیں، بلکہ آزمائش کی جگہ ہے۔ اسی طرح دنیا بھی مسلمانوں کے لیے عیش و عشرت کی زندگی گزارنے کی جگہ نہیں، بلکہ اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل کر اس قید خانہ کی مدت پوری کرنے کی جگہ ہے۔

اگر ہم نے اِس دنیا کی زندگی شریعت کی روشنی میں گزاری تو اس دنیاوی قید خانہ سے آزادی کے بعد فضلِ الٰہی سے ہمیں جنت کی نعمتیں عطا کی جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو کرنے کا حکم دیا ہے، وہ کرنا ضروری ہے اور جن چیزوں سے منع فرمایا ہے، اُن سے دور رہنا ضروری ہے۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر:۲۰

مسافر

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ. قَالَ: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم بِبَعْضِ جَسَدِیْ. فَقَالَ: اعْبُدِ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ، وَ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے جسم کا ایک حصہ پکڑا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو اور دنیا میں اس طرح رہو گویا کہ تم اجنبی یا مسافر ہو۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! یہ دنیا مسلمان کے لیے مسافر خانہ ہے کیوں کہ یہاں آنے سے پہلے ہم نے عالمِ ارواح میں ہزاروں برس گزارے ہیں اور یہاں سے جانے کے بعد نہ جانے کتنے ہزار برس عالم برزخ میں گزارنے پڑیں گے۔

میرے عزیزو! عالم ارواح اور عالم برزخ میں گزرنے والے وقت کے مقابلے دنیاوی زندگی کی حیثیت پلک جھپکنے سے بھی کم تر ہے، پس ہمیں چاہیے کہ اس چھوٹی سی دنیاوی زندگی کو دائمی زندگی سمجھ کر عیش وعشرت میں نہ گزاریں، بلکہ اس مسافر خانہ سے جس عالمِ آخرت میں جانا ہے، وہاں کی تیاری کریں اور اسی واسطے ہمیں دنیا میں بھیجا گیا۔

✲✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۲۱

اللہ کی مدد

أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ.

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا۔ (صحیح بخاری)

عزیز نونہالو! لوگ اپنی ضرورتوں کو پوری کرنے میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی وسعت وقوت کے مطابق اپنی ضرورتیں پوری بھی کرتے ہیں، مگر اس حدیث پاک میں وہ نسخہ بتایا گیا جس سے آپ اپنی وہ ضرورتیں بھی پوری کر سکتے ہیں جو آپ کے بس میں نہیں۔

جب آپ حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائی کی مدد کریں گے تو اللہ عزوجل آپ کی مدد فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہماری بڑی ضرورتیں بھی پوری فرمادے گا، جس کے پورا کرنے کی قوت وطاقت ہمارے پاس نہ ہو، جیسے بیماریوں سے شفایابی، مصیبتوں اور آفتوں سے نجات، رزق کی وسعت وکشادگی وغیرہ۔

جب اللہ عزوجل مدد فرماتا ہے تو طاقت ووسعت کا کوئی مسئلہ نہیں رہتا، کیوں کہ اللہ عزوجل ہر چیز پر قادر ہے اور وہی بندوں کو طاقت وقوت عطا فرمانے والا ہے، پس جب اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا تو آپ کی ہر قسم کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ لہٰذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ آپ کی مدد کرے تو آپ حدیث شریف پر عمل کرتے ہوئے اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کریں۔

حدیث نمبر: ۲۲

پردہ پوشی

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے، اللہ تعالیٰ قیامت میں اس کے عیب چھپائے گا۔ (صحیح بخاری)

پیارے بچو! ہمارے معاشرے میں کسی کے عیب تلاش کرنے اور پھر ان کو لوگوں پر ظاہر کرنے کا بڑا غلط رواج ہے۔ کسی کی کوئی غلطی مل جائے، پھر جب تک اُس شخص کو بدنام نہ کردیں، تب تک چین نہیں آتا۔

پیارے بچو! کسی کے عیب تلاش کرنا بھی گناہ ہے اور اس کو دوسروں تک پہنچانا بھی گناہ ہے۔ یوں تو ہم سب کوئی نہ کوئی غلطی تو کرتے ہی ہیں، مگر اللہ ان غلطیوں پر اپنی رحمت سے پردہ ڈال دیتا ہے، لیکن جب ہم کسی مسلمان بھائی کے عیب ظاہر کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے عیبوں سے پردہ اُٹھا لے گا تو لوگوں پر ہمارے عیب بھی ظاہر ہو جائیں گے۔

پیارے بچو! اگر آپ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے عیبوں کی پردہ پوشی کرے تو آپ بھی اپنے مسلمان بھائیوں کے عیبوں کی پردہ پوشی کیجیے، نیز کسی کے عیب ظاہر کرنے سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں اور عیب چھپا کر اپنے بھائی کو سمجھانے سے محبت پیدا ہوتی ہے، تو آپ لوگ آج سے عہد کریں کہ کسی کے عیب کو لوگوں پر ظاہر نہیں کریں گے۔

حدیث نمبر: ۲۳

گھر والوں کے لیے بہتر بنو!

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي۔

رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو، اور میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں۔ (سنن ترمذی)

پیارے بچّو! کیسا پیارا فرمانِ عالیشان ہے ہمارے اور سارے جہان کے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا، کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

عزیز نونہالو! آج ہم دنیا کی نظروں میں اچھا بننے کے لیے سیکڑوں جتن کرتے ہیں اور ان کو اپنے اچھا ہونے کا ثبوت دینے کے لیے نہ جانے کیا کیا کر گزرتے ہیں، مگر اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا بننے کے لیے کچھ نہیں کرتے۔ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا ہے کہ بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے اچھے نہ بنو! بلکہ اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اچھا سلوک کر کے حقیقت میں اچھے بنو۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۲۴

جہنم سے آزادی

وَعَنْ عَمْرِو بن عبسة أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
...وَمَنْ أَعْتَقَ نَفْسًا مُسْلِمَةً كَانَتْ فِدْيَتَهُ مِنْ جَهَنَّمَ...

حضرت عمرو بن عبسہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کو آزاد کرتا ہے تو یہ اس کا جہنم سے فدیہ بن جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

پیارے بچّو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک انسانوں کو غلام بنا کر رکھنے اور ان کو بیچنے خریدنے کا رواج تھا۔

اس طرح انسانوں کو غلامی میں جکڑ کر انسانیت کو روندا جاتا تھا، مگر جب ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اِس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے مختلف انداز اپنا کر غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے کی کوشش فرمائی۔ چناں چہ غلام آزاد کرنے پر ثواب اور جنت کا اعلان فرمایا۔ جس سے انسانوں کو غلامی کی بدترین زندگی سے نجات ملی اور ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام نے اپنے آقا کے فرمان پر لاکھوں غلاموں کو خرید کر آزاد کیا۔ تب کہیں جا کر دنیا کو انسانی آزادی کا خیال آیا۔

پیارے بچّو! ہمارے پیارے مذہب اسلام ہی نے انسانوں کو غلامی کے اندھیروں سے نکال کر عزت کی زندگی بخشی ہے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۲۵

بُرائی کوروکو!

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یَقُوْلُ: مَنْ رَاٰی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْہُ بِیَدِہٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِہٖ، فَاِنْ لَمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِہٖ وَذَالِکَ أَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اسے اتنی طاقت نہ ہو تو وہ زبان سے روکے، اور اگر اس میں اتنی قوت بھی نہ ہو تو دل سے اس کو بُرا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (مسند احمد)

عزیز نو نہالو! مذہب اسلام نے دنیا کو خوب صورت اور برائیوں سے پاک بنانے میں کتنا اہم کردار ادا کیا ہے، یہ اس حدیث پاک سے بخوبی معلوم ہوتا ہے۔ کیا ہی پیارا حکم ہے: برائی کو اگر قوت سے روک سکو تو قوت سے روکو، زبان سے روک سکو تو زبان سے روکو، ورنہ کم از کم دل سے بُرا جانو۔

پیارے بچّو! اگر ہم سب اس حدیث پاک پر عمل کرنے لگ جائیں تو یقین جانیں کہ ہم اپنے معاشرے سے تمام برائیوں کو جڑ سے اُکھاڑ پھینک سکتے ہیں۔ اس لیے آپ اس حدیث پاک پر عمل کرنے کی کوشش ضرور کریں اور اپنے آس پاس ہونے والی برائیوں کو روکیں۔ اگر آپ نے ایسا کر لیا تو آپ کا معاشرہ کامیاب معاشرہ ہوگا، اور آپ اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے والے سچے مومن قرار پائیں گے۔

حدیث نمبر:۲۶

ایصالِ ثواب

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ الله، إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْمَاءُ . قَالَ: فَحَفَرَ بِئْرًا، وَقَالَ: هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ.

حضرت سَعْد بْنِ عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! اُمِّ سعد (میری ماں) کا انتقال ہوگیا ہے؛ تو کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی۔ راوی نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کنواں کھودا اور کہا: یہ اُمّ سعد کے لیے ہے۔ (سنن ابوداؤد)

پیارے بچّو! انسان کے اس دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے لیے پانی کو ایصالِ ثواب کا ذریعہ بنایا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے بندوں کی ضرورت پوری کرنا بھی ایصالِ ثواب کا ذریعہ ہو سکتا ہے، لہٰذا آپ بھی اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچائیں۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۲۷

مرنے کے بعد بھی ثواب

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ، صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ، وَعِلْمٌ يُنْتَفَعُ بِهِ، وَوَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ.

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اُس کے عمل کا سلسلہ بند ہوجاتا ہے، سوائے تین چیزوں کے: ایک صدقۂ جاریہ ہے، دوسرا ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اُٹھائیں اور تیسرا نیک وصالح اولاد جواس کے لیے دعا کرے۔ (سنن ترمذی)

پیارے بچّو! یہ حدیث پاک ہمیں بتاتی ہے کہ جو لوگ اس دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں، ان کو بھی نہ صرف یہ کہ ثواب پہنچتا ہے، بلکہ پہنچایا بھی جاسکتا ہے۔

اس لیے آپ کے گھر اور خاندان کے جو مومنین ومومنات اس دنیا سے جا چکے ہیں، اُن کو اپنے اعمالِ حسنہ کے ثواب بخشتے رہیں اور ان کے لیے نیک دعائیں کرتے رہیں۔

جب اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے مال ودولت عطا فرمائے تو غریبوں، فقیروں اور محتاجوں پر بھی خرچ کریں اور کچھ ایسے نیک کام بھی کر جائیں کہ آپ کی موت کے بعد بھی اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا رہے، جیسے عبادتِ خداوندی کے لیے مسجد اور دینی تعلیم کے لیے مدرسہ بنادیں۔ اسلامی لائبریریوں میں دینی

کتابیں وقف کر دیں۔ اس طرح کے اعمال صدقاتِ جاریہ ہیں۔ آپ کی موت کے بعد بھی لوگوں کو اس سے فائدہ ہوتا رہے گا اور آپ کو ثواب ملتا رہے گا۔

ابھی آپ چھوٹے ہیں تو درود شریف، قرآن شریف کی سورتیں، کلمہ شریف، سبحان اللہ، الحمدللہ اور جو تسبیحات یاد ہوں، ان کو پڑھتے رہیں۔

✲✲✲✲✲

ہم بچے کیا کریں؟

اللہ تعالیٰ کا بہت احسان اور شکر ہے کہ اُس نے ہمیں پیدا کیا۔ ہمیں پیارے پیارے ماں باپ دیئے، جو ہر طرح سے ہمارا خیال رکھتے ہیں۔ ہمیں اچھا کھلاتے پلاتے اور پہناتے ہیں۔ یہ ہمارے والدین کا ہم پر احسان ہے اور ہم یہ احسان زندگی بھر نہیں چکا سکتے۔ ماں باپ ہمارے لیے زندگی بھر محنت مشقت کرتے ہیں اور کھلاتے پلاتے، پڑھاتے لکھاتے اور اچھا آدمی بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے ہمیں سب سے پہلے ان کا خیال کرنا چاہیے۔ اپنے ماں باپ سے محبت کرنی چاہیے۔ وہ جیسا کہیں ویسا ہی کام کرنا چاہیے۔

الحمدللہ ہم مسلمان ہیں تو ہم کو معلوم ہے کہ جھوٹ نہیں بولنا ہے۔ لوگوں کی مدد کرنا ہے۔ اگر ہم کسی کے کام آئیں گے تو لوگ بھی ہمارے کام آئیں گے۔

ہمیں اذان سُن کر مسجد جانا ہے اور وہاں پابندی سے نمازیں پڑھنی ہے۔ نماز دین کا ستون ہے۔ نماز سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں ملتی ہیں۔

علم حاصل کرنا ہمارے لیے بہت ضروری ہے۔ علم کے بغیر ہم خالی کاغذ کی طرح ہیں۔ علم سے ہی ہم دنیا میں ترقی کر سکتے ہیں اور صحیح و غلط، اچھائی برائی میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پیاری پیاری نعتیں سننا ہمیں پسند ہے۔ اس میں روحانی لطف ملتا ہے۔

ہمیں دین کا علم ان علماء سے سیکھنا چاہیے جو ہمیں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی محبت کا درس دیں۔ عید میلاد النبی، گیارھویں شریف اور اولیائے کرام کے عرس منانے کا درس دیں اور مزاراتِ اولیاء پر جا کر بزرگوں کے فیض حاصل کرنے کے طریقے بتائیں۔

حدیث نمبر:۲۸

دین میں اچھی یا بُری بات پیدا کرنا

فَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ. وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَ وِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا، مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اس کے لیے اس کا (اپنا بھی) اجر ہے اور ان کے جیسا اجر بھی جنھوں نے اس کے بعد اس (طریقے) پر عمل کیا۔ اس کے بغیر کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو اور جس نے اسلام میں کسی بُرے طریقے کی ابتدا کی اس کا بوجھ اسی پر ہے۔ اور ان کا بوجھ بھی جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا، اس کے بغیر کہ ان کے بوجھ میں کوئی کمی ہو۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچو! دین و مذہب کے لیے اگر آپ کوئی اچھا کام شروع کرتے ہیں تو نیک کام کرنے کا ثواب بھی آپ کو ملے گا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، اس کا ثواب بھی آپ کو ملتا رہے گا۔ اسی طرح اگر آپ کوئی بُرا کام شروع کرتے ہیں تو بُرا کام کرنے کا گناہ بھی آپ کو ہوگا اور جتنے لوگ اس پر عمل کریں گے، ان کا گناہ بھی آپ کو ملے گا۔ اس لیے آپ لوگ غیر شرعی اُمور اور دین و سُنّت کے خلاف کاموں کو دینی کام بتا کر ہرگز پیش نہ کریں، ورنہ اپنا تو اپنا ، دوسروں کے گناہ بھی آپ کے نامۂ اعمال میں درج ہوں گے۔

حدیث نمبر:۲۹

اقامت میں کب کھڑے ہوں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي. وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: إِذَا أُقِيمَتْ أَوْ نُودِيَ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو اُس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو؛ جب تک مجھے نہ دیکھ لو۔ ابن حاتم نے کہا: جب اقامت کہی جائے یا (جماعت کے لیے) پکارا جائے۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچّو! آج کل یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مسجد میں جب تکبیر کہی جاتی ہے تو کچھ لوگ تکبیر شروع ہونے سے پہلے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جبکہ خلیفۂ دوم اور صحابیِ رسول حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تکبیر ہونے کے بعد کھڑے ہوتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ مؤذن کے قد قامت الصلاۃ کہنے پر کھڑے ہوتے تھے، اور یہی موقف حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ہے۔

حضرت ہشام بن عروہ قد قامت الصلاۃ سے پہلے کھڑے ہونے کو مکروہ کہتے تھے۔ اس لیے آپ لوگ کبھی بھی تکبیر کے وقت حی علی الصلاۃ سے پہلے سے کھڑے نہ ہوں۔

حدیث نمبر: ۳۰

امام کی قرآت کافی ہے

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:
مَنْ کَانَ لَہٗ إِمَامٌ، فَإِنَّ قِرَاءَۃَ الْإِمَامِ لَہٗ قِرَاءَۃٌ۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

پیارے بچو! جب ہم اکیلے نماز پڑھتے ہیں تو سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورہ پڑھتے ہیں، مگر جب امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو حکم یہ ہے کہ صرف امام صاحب سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھیں گے اور مقتدی بالکل خاموش رہیں گے، اور امام کی قرأت مقتدی کے لیے بھی کافی ہوگی۔ خواہ امام صاحب بلند آواز سے قرأت کریں جیسے فجر مغرب اور عشاء کی نمازوں میں، یا آہستہ آواز سے پڑھیں جیسے ظہر اور عصر میں۔

آج کل کچھ لوگ امام کے پیچھے بھی قرآن پڑھتے ہیں، وہ اس حدیث پاک کی مخالفت کرتے ہیں۔ آپ لوگ ایسا کام ہرگز نہ کریں۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۳۱

آمین آہستہ کہو!

عن وائل بن حجر: أَنَّهُ صلّی مع النبیِّ صلی الله علیه وسلم، فلمّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّینَ، قال آمِینَ، وأَخْفی بِها صَوْتَهُ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی، پس جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم "غَیْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّینَ" پر پہنچے تو آپ نے ''آمین'' پڑھا اور اپنی آواز کو پست رکھا۔ (الدار قطنی/ السنن الکبریٰ)

پیارے بچّو! آج کل ہم بعض مسجدوں میں دیکھتے ہیں کہ جیسے ہی امام سورۂ فاتحہ مکمل کرتا ہے، لوگ اتنی بلند آواز سے آمین کہتے ہیں کہ مسجد گونج جاتی ہے۔ ایسا کرنا خلافِ سنّت ہے۔ حدیث پاک میں آمین آہستہ کہنے کا حکم دیا گیا ہے؛ لہٰذا آپ لوگ آمین آہستہ ہی کہا کریں۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۳۲

جھوٹا کون؟

قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ: بِحَسْبِ الْمَرْءِ مِنَ الْکَذِبِ أَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آدمی کے لیے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات بیان کردے۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچو! آج کل عام طور پر لوگ کسی سے کوئی چیز سُن کر بیان کرنے لگتے ہیں، اس بات کی تحقیق نہیں کرتے کہ یہ بات سچ ہے یا جھوٹ۔

جب کہ حدیث پاک میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

جو لوگ ہر سُنی سنائی چیز کو بیان کرتے ہیں تو یہ اُن کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے۔

پیارے بچّو! آپ لوگ کسی سُنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے ہرگز بیان نہ کریں، کیونکہ جھوٹ اللہ عزوجل اور ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر:۳۳

قبروں پر حاضری

عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ أَبِیہِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُورِ فَزُورُوھَا ...

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم زیارت کیا کرو۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچّو! عرب والوں کا طریقہ تھا کہ اپنے خاندان کے وفات یافتگان کی قبروں پر جاتے تھے۔ جب اسلام آیا تو حضور نبی کریم ﷺ نے قبروں پر جانے سے منع فرمادیا، کیوں کہ بہت سی قبریں مشرکین عرب کی تھیں اور مشرکین کی قبروں پر حاضری دینا آج بھی منع ہے۔ ایک مدت کے بعد سرکارِ دو عالم ﷺ نے مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کی اجازت عطا فرمادی۔

ایک حدیث پاک میں یہ بھی فرمایا کہ قبروں پر حاضری دیا کرو، کیوں کہ وہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہیں اور آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

پیارے بچّو! ہمارے یہاں جو جمعرات، عید، بقرعید، بارہویں شریف اور شب برأت وغیرہ میں قبروں پر جاکر فاتحہ پڑھنے اور ایصالِ ثواب کا رواج ہے، یہ بہت اچھا ہے۔ ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو اپنے والدین یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر پر سورہ یٰسین پڑھتا ہے، ہر حرف کے برابر گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے قبروں پر حاضری دیں، فاتحہ پڑھیں، البتہ قبروں پر ایسے میلے ٹھیلے لگانا جن میں مرد اور عورتیں سب جمع ہوں اور احکام شریعت کی پامالی کرتے پھریں؛ یہ سخت ناجائز ہے۔

حدیث نمبر: ۳۴

راستوں کے حقوق

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجَالِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ ہم کو وہاں بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ وہی ہمارے بیٹھنے کی جگہ ہوتی ہیں کہ جہاں ہم باتیں کرتے ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ وہاں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام نے دریافت کیا: اور راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، کسی کو ایذا دینے سے بچنا، سلام کا جواب دینا، اچھی باتوں کا حکم دینا اور بُری باتوں سے روکنا۔ (صحیح بخاری)

پیارے بچّو! گلی محلوں میں بچے، بوڑھے اور جوان راستوں پر بیٹھتے اور ہنسی مذاق کرتے ہیں۔ جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

ہمیں راستوں پر بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے، اگر مجبوری میں بیٹھیں تو حدیث پاک میں بیان کیے ہوئے حقوق کا لحاظ رکھیں۔ نگاہیں نیچی رکھیں، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹائیں، گزرنے والوں کو سلام کریں، اچھی بات کا حکم دیں اور بُری باتوں سے روکیں۔ اگر ان حقوق کا لحاظ نہ کر سکتے ہوں تو راستوں پر نہ بیٹھیں۔

حدیث نمبر: ۳۵

گناہ میں شریک

عن أبي هريرة - رضی الله عنه - مَنِ اشْتَرَى سَرِقَةً، وَهُوَ يَعلمُ أنَّها سَرِقةٌ، فقد شُرِكَ في عارِها وإثمِها.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے چوری کا مال خریدا، یہ جانتے ہوئے کہ یہ چوری کا مال ہے، وہ اس کی ذلت اور گناہ میں شریک ہوا۔ (الحاکم)

پیارے بچّو! چوری کرنا یقیناً بُری بات اور گناہ ہے۔ اسی طرح جاننے کے باوجود چوری کا سامان خرید لینا بھی گناہ کا کام ہے، اس لیے نہ تو خود چوری جیسے بُرے اور گناہ کے کام کے قریب جائیں اور نہ ہی کبھی کسی چور سے چوری کا مال خریدیں۔

دراصل چوری کا مال خریدنا ہی چور کی مدد کرنا ہے، کیوں کہ اگر کوئی چوری کا مال نہ خریدے تو چور بھی چوری کرنا چھوڑ دے۔

☼ ☼ ☼ ☼ ☼

حدیث نمبر : ۳۶

کسی کو نقصان نہ پہنچائیں!

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللهُ بِهِ، وَمَنْ شَاقَّ شَاقَّ اللهُ عَلَيْهِ۔

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دوسرے کو نقصان پہنچائے اللہ تعالیٰ اُسے نقصان پہنچائے گا اور جو دوسرے کو تکلیف دے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے گا۔ (سنن ترمذی)

میرے عزیزو! حدیث پاک میں ارشاد فرمایا گیا کہ جو لوگوں کو نقصان پہنچاتا ہے، اللہ اُس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہے اور جو لوگوں کو پریشانی میں ڈالتا ہے، اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرماتا ہے۔

پیارے بچّو! آج کل یہ بات عام ہے کہ لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ آپ لوگ ہرگز ایسا نہ کریں، بلکہ ہو سکے تو لوگوں کی مدد کریں اور ان کی پریشانیاں دور کرنے کی کوشش کریں؛ کیوں کہ اگر آپ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کی پریشانیاں دور فرمائے گا۔

✲ ✲ ✲ ✲ ✲

حدیث نمبر: ۳۷

لوگوں پر رحم کریں!

عَنْ اَبِی سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ، عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قَالَ: اِنَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ لَا یَرْحَمُہُ اللہُ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں فرماتا۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! لوگوں پر رحم کرو، اُن کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اُن سے ادب کے ساتھ گفتگو کرو، کیوں کہ جو لوگوں کے ساتھ رحم نہیں کرتے، اللہ عزوجل اُن پر رحم نہیں فرماتا اور جن پر اللہ عزوجل رحم نہ کرے، اُن کی دنیا اور آخرت سب بیکار ہے۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۳۸

درخت لگانے پر ثواب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ...

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی مسلمان جو ایک درخت کا پودا لگائے، یا کھیت میں بیج بوئے، پھر اُس میں سے پرندہ یا انسان یا جانور جو کھاتے ہیں، وہ اس کی طرف سے صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری)

پیارے بچّو! درخت ہمارے لیے بہت ضروری ہیں۔ جہاں یہ ہمیں ٹھنڈا سایہ، عمدہ اور لذیذ پھل اور سوکھنے پر ضرورت کی لکڑیاں دیتے ہیں، وہیں یہ ہمیں سانس لینے کے لیے صاف ہوا کا بھی انتظام کرتے ہیں۔

یہ سب درخت لگانے کے دنیاوی فائدے ہیں۔ دینی فائدہ یہ ہے کہ اگر آپ کے لگائے ہوئے پودے اور درخت سے کسی انسان یا چرند یا پرند نے پھل کھایا، یا اس درخت کے سائے میں بیٹھا تو اُس پر آپ کو ثواب ملے گا، اس لیے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر پودے لگائیں اور ان کی حفاظت کا انتظام کریں۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر:۳۹

امانت اور وعدہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: مَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اِلَّا قَالَ: لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی ہم سے خطاب فرماتے تو فرماتے: اس شخص کا ایمان نہیں، جو امانت پوری نہیں کرتا اور اس آدمی کا دین نہیں، جس میں معاہدے کی پاسداری نہیں۔ (مسند احمد)

پیارے بچّو! کسی نے آپ کے پاس امانت کے طور پر کوئی چیز رکھی کہ کچھ دن بعد میں لے لوں گا۔ جب امانت رکھنے والا اپنا سامان طلب کرے اُس وقت اس کی چیز نہ دینا یا بغیر اجازت استعمال کرنا خیانت کہلاتا ہے۔

حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ خیانت کرنے والے اور وعدہ خلافی کرنے والے کامل ایمان والے نہیں، اس لیے آپ لوگ کبھی بھی امانت میں خیانت اور کسی سے کیے ہوئے وعدے کی خلاف ورزی ہرگز نہ کریں۔

✲✲✲✲✲

حدیث نمبر: ۴۰

قبلہ کا احترام

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ...

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم قضائے حاجت کی جگہ پر آؤ تو نہ قبلے کی طرف منہ کرو، اور نہ اس کی طرف پشت کرو، پیشاب کرنا ہو یا پاخانہ۔ (صحیح مسلم)

پیارے بچّو! اس حدیث پاک میں ہمیں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے پیشاب اور پاخانہ کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث پاک میں قبلہ کی طرف تھوکنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔

پیارے بچّو! نہ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کر کے پیشاب/ پاخانہ کریں اور نہ قبلہ کی طرف تھوکیں۔

✵✵✵✵✵